السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقروض پر زکوۃ کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس آدمی پر قرض ہے اس کے پاس پسوں میں سے رقم اندزاایک ہزارروپیہ ہے تواس کا 500 مثلاقرضہ ہے اس کو اتار کرباقی ایک ہزار سے جوبچے اس پر اس وقت سے لے کراگلے سال آنے تک قرضہ کے علاوہ باقی بچی ہوئی رقم پرزکوۃلگے گی۔ یعنی ساڑھے باون روپیہ پرزکوۃلگے گی جوکہ چالیسواں حصہ ہے۔ اورساڑھے باون روپیہ کاچالیسواں حصہ 1.8 ڈیڑھ روپیہ ہے اس طرح اوپر جتنے بھی ہوں گے مثلاایک ہزارمیں سے پانچ سوقرضہ میں چلےگئے توباقی پانچ سوبچتے ہیں ان کاحساب کرکے چالیسواں حصہ دیاجائے گا۔ (جب ہاتھ میں آنے کے بعدان پرسال گزرجائے) لیکن اگروہ ایک ہزارجواس کے پاس ہے وہ ہے پچاس من گندم کی قیمت یعنی اس پرپانچ سوروپیہ قرضہ توہے لیکن آبادی سے اس کوکنکی (گندم) حاصل ہوئی ہے پچاس من جس کی قیمت فی من 20 روپیہ کے حساب سے فقط ایک ہزارہوئی۔ اس کاجواب یہ ہے کہ توپھرزکوۃاول دی جائے گی اورقرضہ یہ علیحدہ ہے باقی لین دین دوقسموں کاہوگا۔ ایک وہ جوزمین کے متعلق ہے مثلابیج کاخرچہ، بیل کے جوڑے کی محنت اورخرچہ ھاریوں کاخرچہ اورمزدوری اورکھادوغیرہ کے اخراجات جیسے لین دین اس سے قطعاالگ نہیں کرسکتے البتہ کھیتی کوپانی پلانے کے بارے میں جوخرچہ ہوتاہے شریعت مطہرہ نے اس کے بارے میں زکوۃ میں کمی وبیشی رکھی ہے یعنی جس زمین کوپلانے میں کم محنت اورکم خرچہ ہے اس کی پیدائش سے ''عشردسواں حصہ'' دیناہے اورجوزمین سخت مشقت کے ساتھ سیرب کی جاتی ہے اس کی پیدائش سے ''نصف عشر'' (بیسواں حصہ) ہے۔ مثلاجن کی زمینیں بارش کے پانی پرآبادہیں۔

ان کوزمین سیراب کرنے میں کوئی خاص مشقت نہیں اٹھانی پڑتی لہذاان پر''عشر'' (دسواں حصہ ہے) لیکن وہ زمین جن کوپانی کھینچ کراورمشقت کے ساتھ پلایاجاتاہے ان کی پیداوارسے 20واں حصہ یعنی نصف عشرہے۔ اپنے ملک میں جوزمینیں چھوٹی نہروں، واٹرکورسوں یاٹیوب ویل کے ذریعے پلائی جاتی ہے۔ وہ ساری کی ساری ''نصف عشر'' کی فہرست میں آتی ہیں۔

کیونکہ اس پانی کے حصول میں اگرچہ اتنی مشقت نہیں ہوتی کبھی کبھی کھدائی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس پرٹیکس اورآبیانہ وغیرہ لگتاہے شریعت مطہرہ نے ہمارے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ ایسی صورتوں میں ''نصف عشر'' کی ادائیگی ہوگی۔

اس کامطلب یہ ہواکہ جس آدمی کوپچاس من گندم حاصل ہوئی وہ اس کا''نصف عشر'' کی جوکہ ڈھائی من بنتاہے وہ اداکرے گاباقی جوبھی بچتی ہے۔ مثلاساڑھے سینتالیس من وہ چاہے رکھ دے چاہے خرچ کردے وہ اس کی مرضی ہے۔ مطلب کہ زکوۃاس پرصرف ڈھائی من ہی ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ